رُباعیات

از

(جناب شارق میرٹھی ایم۔ اے)

ہنسی

ہر گل کو چمن میں کھلکھلانے دیکھا
ہر نجم فلک کو جگمگاتے دیکھا
ہونٹوں پہ مرے ہنسی جو آئی شارق
کونین کو میں نے مسکراتے دیکھا

نگاہِ شوق

ہر ذرے کے دامن میں ستارے دیکھے
ہر پھول کے پہلو میں شرارے دیکھے
جس سمت نگاہِ شوق ڈالی شارق
بکھرے ہوئے ہم نے ماہ پارے دیکھے

استفسار

مغموم ہے کس لئے ہراساں کیوں ہے؟
انجام کے خوف سے پریشاں کیوں ہے؟
موجوں سے پیام عزم لینے والے
طوفانِ حیات سے گریزاں کیوں ہے؟

ایثار

ہے کے وفا کے گیت گائے کوئی
حق کے لئے جاں پہ کھیل جائے کوئی
یوں یہ تو سب نثار ہو جاتے ہیں
غیروں کے لئے لہو بہائے کوئی